www.alahazratnetwork.org

۱۴ے کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محتاج ہوں گے۔

۱۵ے رسول اکرم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن بزرگیاں اور کنجیاں میرے قبضے میں ہوں گی (رواہ الترمذی)

نوٹ: یہ پانچ حواشی اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کے افادات عالیہ سے ہیں۔ پہلے حاشیہ میں جن مصطلحات کا ذکر ہے ان کی مختصر فہرست مترجم غفرلہ کی طرف سے پیش خدمت ہے۔

حدیث۔ خبر۔ تقریر۔ مسموع رسول اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر میں سے ہر ایک کو حدیث کہتے ہیں۔ اور ایک اصطلاح میں حدیث کا دوسرا نام خبر ہے۔

قول کی مثال من قرأ آیۃ الکرسی دبر کل صلوٰۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ الا ان یموت

فعل کی مثال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر الذکر

تقریر کی تعریف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں کوئی مسلمان کوئی بات کہے یا کوئی کام کرے یا کسی عقیدے کا اظہار کرے اور آپ اس مسلمان کو اس سے منع نہ فرمائیں تو منع نہ فرمانے سے یہ سمجھا جائیگا کہ یہ بات بھی یہ کام بھی یہ عقیدہ بھی درست ہے۔ اگر درست نہ ہوتا تو آپ ضرور روکتے۔ کیونکہ قرآن مجید کے ارشاد "وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ" (سورۃ لقمان رکوع ۲) کے پیش نظر برائی سے روکنا فرض ہے۔

قول کو سنا اور فعل کو دیکھا جاتا ہے اس لیے قولی حدیث کو مسموع کہتے ہیں۔

تقریر کی مثال ایک صحابی نے پوچھا مَتٰی السَّاعَۃُ یَا رَسُوْلَ اللہِ قیامت کب آئے گی۔ ظاہر ہے کہ صحابی کا عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم ہے۔ آپ نے انہیں اس عقیدے سے نہیں روکا بلکہ فرمایا مَاذَا اَعْدَدْتَ لَھَا

www.alahazratnetwork.org

تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے (بخاری شریف صفحہ ۹۱۱ ج ۲) پہلی مثالیں ذکر النبی صفحہ ۲ سے لی گئی ہیں اور آخری مثال فداۓ شہنشاہِ رسالت نائب اعلیٰ حضرت استاذی المحترم حضرت شیخ الحدیث لائل پوری قدس سرہ العزیز بیان فرمایا کرتے تھے۔

سند۔ اسناد۔ طریق متن حدیث کے راویوں کی حکایت کو سند اور اسناد کہتے ہیں۔ بعض دفعہ اسناد کی تعریف یوں کی جاتی ہے "حدیث کو مع اس کی سند کے بیان کرنا" (مثال) امام بخاری کا قول۔ حدثنا قتیبہ قال حدثنا مغیرہ بن عبدالرحمٰن القرشی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قضی اللّٰہ الخلق کتب فی کتابہ فھو عندہ فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی (بخاری صفحہ ۴۵۳ ج ۱) وسلم تک سند حدیث ہے آگے متن حدیث۔ سند حدیث کو طریق حدیث بھی کہتے ہیں۔

متواتر۔ مشہور۔ مستفیض حدیث کی سندیں اگر اس قدر زیادہ ہوں کہ ان کی تعداد معین نہیں کی جا سکتی تو وہ حدیث متواتر ہے اگر تعداد معین ہو سکتی ہے اور وہ دو سے زیادہ ہیں تو حدیث مشہور ہے۔ اسی کو مستفیض بھی کہتے ہیں

عزیز۔ غریب۔ فرد۔ احد اگر سندیں صرف دو ہیں تو حدیث عزیز ہے۔ اگر سند ایک ہی ہے تو حدیث غریب ہے اور غریب کو فرد بھی کہتے ہیں۔ پھر اگر غرابت بسبب اس تابعی کے ہے جو صحابی سے روایت کرتا ہے تو اس کا نام فرد مطلق ہے اگر تابعی میں غرابت نہ تھی اس کے بعد کسی جگہ غرابت واقع ہوئی تو وہ فرد نسبی ہے۔

من حیث اللغۃ ایک شخص کی روایت کردہ خبروں کو اخبار آحاد کہا جاتا ہے لیکن من حیث الاصطلاح وہ حدیثیں اخبار آحاد ہیں جن میں حدیث متواتر کی شرطیں نہ پائی جائیں لہٰذا مشہور، مستفیض، عزیز، غریب، فرد، سب کی سب اخبار آحاد ہیں۔

مقبول۔ رد (مردود) اگر راوی کا صدق ظاہر و راجح ہو اور فی نفسہٖ اس کی حدیث پر عمل ثابت ہو تو وہ حدیث مقبول ہے ورنہ رد (مردود ہے)

---

www.alahazratnetwork.org

صحیح۔ متصل۔ موصول۔ وصل۔ متصل الاسانید۔ معلل۔ علت۔ شاذ۔ شذوذ۔ ضبط۔ حسن۔ ضعیف۔ اعتضاد

اخبار آحاد میں سے جس حدیث کے تمام راوی عادل اور تام الضبط ہوں اور وہ حدیث متصل السند ہو نہ معلل ہو نہ شاذ تو ایسی حدیث صحیح لذاتہ ہے۔ عادل وہ شخص ہے جس کو ایسی قوت راسخہ نصیب ہوئی جس نے اس کو تقوی اور مروت پر قائم کردیا۔ تام الضبط وہ شخص ہے جس نے ضبط حدیث میں کمال حاصل کیا۔ ضبط کے معنے "حفظ" ہیں اس کی دو قسمیں ہیں (۱) ضبط صدر (۲) ضبط کتاب۔ سنی ہوئی یا پڑھی ہوئی حدیث کو اس طرح ذہن نشین کرلینا کہ بوقت ضرورت بیان کی جا سکے۔ اسے ضبط صدر کہتے ہیں اور اسے کاپی پر لکھ لینا اور کاپی کو اپنی حفاظت میں رکھنا کہ کوئی شخص اس میں ردوبدل نہ کرسکے یہاں تک کہ وہ حدیث دوسرے کو پڑھا دی جائے اسے ضبط کتاب کہتے ہیں۔ متصل السند وہ حدیث ہے جس کے کل راوی از اول تا آخر ذکر کیے گئے ہوں اور ہر راوی نے مروی عنہ سے حدیث سنی یا پڑھی ہو اسے موصول بھی کہتے ہیں اور حدیث کو ایسی سند کے ساتھ ذکر کرنے کا نام وصل ہے۔ ایسی حدیثیں اگر زیادہ ہوں تو انہیں متصل الاسانید کہا جاتا ہے۔ معلل وہ حدیث ہے جس کی سند میں بظاہر کوئی عیب نہیں لیکن دراصل اس میں ایک مخفی عیب پایا جاتا ہے جس پر متبحر علماء کے سوا کوئی دوسرا مطلع نہیں ہو سکتا۔ اس عیب کو علت کہتے ہیں۔ شاذ وہ حدیث ہے جس کا ثقہ راوی کسی لفظ میں اس شخص کی مخالفت کرتا ہے جو ثقہ ہونے میں اس سے اعلیٰ ہے۔ اس مخالفت کا نام شذوذ ہے۔ اگر کسی حدیث کے راوی میں صحیح لذاتہ کی دوسری سب شرطیں پائی جائیں مگر اس کا ضبط تام نہیں تو اس کی حدیث کو حسن لذاتہ کہا جائے گا اور وہ تعدد طرق کی وجہ سے حسن لذاتہ سے ترقی کرکے صحیح لغیرہ ہو جاتی ہے۔ لذاتہ کا یہ مطلب ہے کہ حسن لذاتہ میں جو خوبی ہے یہ خوبی اسے باہر سے نہیں ملی بلکہ اس کی اپنی ذات اس وصف سے متصف ہے۔ اگر خوبی باہر سے حاصل ہوئی ہو جیسے مستور الحال راوی کی حدیث کہ وہ بذات خود حسن نہیں لیکن اس کی سندیں متعدد مل جائیں تو وہ تعداد اسناد کی وجہ سے حسن ہو جاتی ہے مگر حسن لذاتہ نہیں بلکہ حسن لغیرہ ہے۔ اگر حدیث صحیح اور حدیث حسن کی تمام شرطیں نہ پائی جائیں تو وہ حدیث ضعیف ہے بشرطیکہ موضوع نہ ہو۔

www.alahazratnetwork.org

تعدد طرق وغیرہ کی وجہ سے جو کمزور حدیث میں قوت آجاتی ہے اسے اعتضاد کہتے ہیں۔

محفوظ۔ منکر

اگر حدیث صحیح یا حدیث حسن کے ثقہ راوی کی مخالفت ایسا شخص کرے جو اس راوی سے اوثق و ارجح ہے تو ثقہ کی حدیث کو شاذ اور اوثق کی حدیث کو محفوظ کہا جاتا ہے۔ پھر یہ مخالفت عام ہے متن میں ہو یا سند میں یونہی ارجحیت و اوثقیت بھی عام ہے۔ عدالت وضبط میں ہو یا رواۃ کی کثرت یا فقاہت میں یا علو اسناد میں یا کتاب کے مقبول فی الامت ہونے میں۔ اور اگر ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کرے تو ثقہ کی حدیث کو معروف اور ضعیف کی روایت کو منکر کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ منکر اور شاذ دونوں اوثق کی مخالفت کرنے میں اگرچہ شریک ہیں لیکن ان میں ایک لحاظ سے فرق ہے۔ شاذ میں اوثق کی مخالفت ثقہ راوی کرتا ہے اور منکر میں اوثق کی مخالفت ثقہ نہیں بلکہ ضعیف کرتا ہے۔

متابع۔ شاہد۔ معتبر

بعض دفعہ کسی حدیث کو فرد یا غریب قرار دینے میں غلطی ہو جاتی ہے یعنی اس کا وہ راوی جس کے متعلق تفرد کا گمان تھا تتبع کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ متفرد بالحدیث نہیں بلکہ روایت حدیث میں اس کی موافقت فلاں شخص نے کی ہے۔ اس دوسرے کو پہلے کا متابع بالکسر کہتے ہیں اور حدیث کو متابع بالفتح۔ پھر متابعت کی دو قسمیں ہیں (۱) تامہ (۲) قاصرہ۔ اگر متفرد راوی کی متابعت اس کی اپنی ذات کے لیے ہو تو وہ متابعت تامہ ہے اور اگر اس کے شیخ یا شیخ الشیخ یا اس سے بھی اوپر والے کسی شیخ کے لیے ہو تو وہ متابعت قاصرہ ہے ——— اگر کوئی ایسی حدیث مل جائے جس کا متن حدیث فرد کے صحابی کے علاوہ کسی دوسرے صحابی سے مروی ہے اور وہ متن لفظاً و معنےً میں یا صرف معنے میں حدیث فرد کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے تو اسے حدیث فرد کا شاہد کہا جاتا ہے۔ حدیث فرد کا متابع و شاہد معلوم کرنے کے لیے کتب حدیث میں مختلف سندوں کی تلاش و تتبع کرنے کا نام اعتبار ہے اور متابع کو معتبر کہتے ہیں۔

مرسل معضل منقطع۔ تدلیس

اگر سند حدیث متصل نہ ہو یعنی اس کے کل راوی مذکور نہ ہوں بلکہ بعض ساقط کیے گئے ہوں تو دیکھا جائے گا کہ راوی کا سقوط ابتداء سند سے بتصرف مصنف ہوا ہے یا سند کے آخر سے تابعی کے بعد والا راوی

www.alahazratnetwork.org

ساقط کیا گیا ہے یا ان دونوں صورتوں کے علاوہ سقوط راوی کی کوئی تیسری صورت ہے پہلی صورت کی حدیث کا نام معلق ہے اور دوسری صورت کی حدیث کا نام مرسل ہے اور تیسری صورت کی دو قسمیں بنتی ہیں (۱) دو یا زیادہ راوی ایک ہی جگہ سے اکٹھے ساقط ہوتے ہیں (۲) مختلف جگہ سے دو یا زیادہ راوی ساقط ہوتے ہیں یا صرف ایک ہی۔ پہلی قسم کی حدیث کا نام معضل ہے۔ اور دوسری قسم کی حدیث کا نام منقطع ——— پھر سقوط راوی کی دو قسمیں ہیں (۱) سقوط واضح (۲) سقوط خفی۔ سقوط واضح وہ ہوتا ہے جسے فن حدیث میں مہارت رکھنے والا بھی اور مہارت نہ رکھنے والا بھی بآسانی سمجھ سکے۔ اور سقوط خفی وہ ہوتا ہے جسے ماہر کے سوا دوسرا نہ سمجھ سکے مندرجہ بالا قسمیں سقوط واضح کی بنیں۔ سقوط خفی والی حدیث کو "مدلس" کہا جاتا ہے اور راوی کو اس طرح ساقط کرنا کہ ماہر کے سوا دوسرا نہ سمجھ سکے (بلکہ راوی مدلس کے شیخ الشیخ کو راوی کا شیخ سمجھنے لگے) کا نام تدلیس ہے۔

موضوع۔ متروک۔ معلول۔ مدرج۔ مزید فی متصل الاسانید۔ مضطرب۔ اختلاط وھم۔

حدیث صحیح کی تعریف سے معلوم ہو گیا تھا کہ راوی کا عادل اور تام الضبط ہونا ضروری ہے اگر یہ دونوں وصف موجود نہ ہوں تو وہ راوی مطعون ہوگا۔ اس کے مطعون ہونے کی چند وجہیں ہو سکتی ہیں (۱) راوی کاذب ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی بات عمداً روایت کرتا ہے جسے آپ نے بیان نہیں فرمایا۔ اس کی روایت کا نام موضوع ہے (۲) راوی متہم بالکذب ہے اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ پہلی صورت۔ جس حدیث کو اس نے بیان کیا اسے کسی دوسرے نے بیان نہیں کیا اور وہ قواعد معلومہ کے مخالف ہے تو اس شخص پر اس روایت کی وجہ سے کاذب ہونے کی تہمت لگائی جائے گی اسے صراحت کاذب نہ کہا جائے گا دوسری صورت جو شخص اپنی روزمرہ کی گفتگو میں بکثرت جھوٹ بولتا ہے اور اس کا جھوٹ مشہور ہو چکا ہے اگر یہ حدیث بیان کرے تو اسے اس روایت میں متہم بالکذب کہیں گے اگرچہ صراحت کاذب نہ کہیں گے بلکہ متہم بالکذب کی روایت متروک ہے (۳) راوی فحش غلطیوں اور کثیر خطاؤں کا مرتکب ہوتا رہتا ہے۔ (۴) راوی فحش غفلت کا شکار ہوتا رہتا ہے (۵) راوی فاسق ہے۔ فسق فعلی (زنا، شراب وغیرہ)

www.alahazratnetwork.org

اور فسق قولی (غیبت وغیرہ) کا مرتکب ہوتا رہتا ہے ان تینوں کی روایت منکر ہے علی رای من لا یشترط فی المنکر قید المخالفۃ (شرح نخبۃ الفکر ص۵۹) (۶) راوی کو وہم ہو جاتا ہے کبھی سند حدیث میں کبھی متن حدیث میں یعنی وہ ایک حدیث کی سند کو دوسری حدیث کے ساتھ بیان کر دیتا ہے اور ایک حدیث کے متن کو دوسری حدیث کے متن میں داخل کر دیتا ہے وغیرہ۔ تو اگر اس کے وہم پر بذریعہ قرائن و بذریعہ تتبع اسانید اطلاع ہو جائے تو اس کی ایسی حدیث کو معلل کہتے ہیں۔ اس کا نام معلول بھی ہے (۷) راوی اپنے سے بہتر ثقہ حضرات کی مخالفت کرتا ہے اس کی چند صورتیں ہیں **پہلی صورت** اسناد میں تبدیلی کر دیتا ہے۔ ایسے اسناد والی حدیث کا نام "مدرج الاسناد" ہے۔ **دوسری صورت** موقوف کو مرفوع میں مدرج کر دیتا ہے اس کی ایسی حدیث کا نام "مدرج المتن" ہے **تیسری صورت**۔ رواۃ کے ناموں میں یا متن حدیث کے الفاظ میں تقدیم و تاخیر کر دیتا ہے اس کی اس حدیث کا نام مقلوب ہے **چوتھی صورت**۔ سند میں کسی زائد کو ذکر کر دیتا ہے اس حدیث کا نام مزید فی متصل الاسانید ہے۔ **پانچویں صورت**۔ دو راویوں نے ایک حدیث کو ایک ہی سند کے ساتھ روایت کیا مگر سند میں ایک جگہ جو نام ایک راوی نے ذکر کیا ہے دوسرے نے اس کی بجائے کوئی دوسرا نام ذکر کر دیا ہے اور ان دونوں میں کسی کو ترجیح بھی نہیں دی جا سکتی ان کی اس حدیث کا نام مضطرب ہے (۸) راوی مجہول ہے پہچانے میں نہیں آتا نہ اس پر جرح کی جا سکتی ہے نہ تعدیل (۹) راوی بدعتی ہے۔ بدعت اعتقادیہ میں مبتلا ہے اسے شریعت مطہرہ سے عناد نہیں لیکن شبہات کی بنا پر طریقۂ اہل سنت وجماعت سے الگ ہو گیا ہے (۱۰) راوی سیئ الحفظ ہے۔ اس کا حافظہ کمزور ہے اسے حدیثیں بھول جاتی ہیں۔ احادیث مبارکہ کو متن ذہن محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ اس کی دو صورتیں ہیں **پہلی صورت**۔ راوی کو حافظے کی کمزوری تمام حالات میں لازم ہے تو اس کی حدیث کا نام عند البعض (شرح نخبۃ ص۷۴) شاذ ہے **دوسری صورت** پہلے ٹھیک تھا بعد میں سیئ الحفظ ہو گیا تو اس حالت کا نام اختلاط ہے اور وہ خود مختلط ہے پھر اگر سیئ الحفظ کا یا مستور الحال کا یا اسناد مرسل و مدلس کے راوی کا اعتبار طرق و تتبع اسانید کے ذریعہ کوئی معتبر متابع مل جائے تو ان سب کی حدیث "حسن" ہو جائے گی اس جگہ "معتبر" سے مراد وہ راوی ہے جس کا پتہ اعتبار و تتبع کے ذریعہ حاصل ہوا۔ اگرچہ فی نفسہٖ سیئ الحفظ وغیرہ پر فوقیت نہ رکھتا ہو۔

www.alahazratnetwork.org

مرفوع۔ موقوف مقطوع۔ منتہی پھر حدیث کی باعتبار منتہائے اسناد کے تین قسمیں ہیں (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح یا حکمی قول صریح یا حکمی فعل صریح یا حکمی تقریر تک اگر سند پہنچے تو اس حدیث کا نام مرفوع ہے (۲) اگر صحابی کے قول فعل تقریر تک سند پہنچے تو اس کا نام موقوف ہے (۳) اگر تابعی کے قول فعل تقریر تک سند پہنچے تو اس کا نام مقطوع ہے۔ حدیث کے سب سے پہلے راوی کو اس کی سند کا منتہی کہتے ہیں۔

عوالی۔ النزول۔ علیۃ۔ علو بعض دفعہ ایک حدیث کی دو سندیں ہوتی ہیں ایک سند کے "رجال" تھوڑے اور دوسری کے زیادہ ہوتے ہیں جس کے کم ہوں اس کا نام عالی اور جس کے زیادہ ہوں اس کا نام نازل ہوتا ہے جس وصف کی بدولت سند عالی یا نازل ہوئی اسے علو یا نزول کہتے ہیں۔ عالی کی جمع عوالی ہے۔ پھر اگر یہ سندیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہیں تو علو مطلق اور نزول مطلق کے ساتھ اور اگر ائمۃ الحدیث میں سے کسی ایسے امام تک پہنچتی ہیں جو صفت علیۃ کے مالک ہیں تو علو نسبی اور نزول نسبی کے ساتھ موصوف ہوتی ہیں۔ صفت علیہ سے مراد حافظہ کی پختگی اور فقاہت وغیرہ ہے۔

مسلسل بالاولیۃ بعض دفعہ صیغ ادا میں سے ایک صیغے (سمعت یا اخبرنی وغیرہ) پر یا حالات قولیہ میں سے ایک (سمعت فلانا یقول اشھد اللہ وغیرہ) پر یا حالات فعلیہ میں سے ایک (حدثنی فلان وھو اٰخذ بلحیتہ وغیرہ) پر ہر راوی متفق ہوتا ہے تو اس سند کو مسلسل کہا جاتا ہے اور اگر ہر راوی "ھو اول حدیث سمعتہ منہ" پر متفق ہو تو اس کو مسلسل بالاولیۃ کہتے ہیں۔

رجال، رواۃ، وعاۃ، صحب، روی بروی اجازۃ، مناولۃ وجادۃ، مجاز۔ جو حضرات حدیث کو بطریق معروف نقل کرتے ہیں انہیں رجال سند اور رواۃ حدیث کہا جاتا ہے۔ حدیثوں کو اچھی طرح حفظ کر لینے کی وجہ سے انہیں وعاۃ کہا جاتا ہے اور اگر انہوں نے رسول کریم علیہ السلام کی زیارت بھی کی ہو اور آخر دم تک ایمان پر قائم رہے ہوں تو انہیں صحب کہا جاتا

www.alahazratnetwork.org

سے اور اس کی نقل کردہ حدیث کا ذکر نقل بنقل کی بجائے روٗی پرچی سے کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے یہ شرط ہے کہ طالب کو شیخ سے اذن حاصل ہو۔ اذن دینے کا نام اجازۃ ہے اس کی چند صورتوں میں مناولہ اور وجادہ بھی ہیں۔ مناولہ یہ ہے کہ شیخ اپنی حدیثوں کی کتاب طالب کو دے کر کہے کہ اس میں میری مرویات درج ہیں انہیں میری طرف سے روایت کرنے کی تمہیں اجازت ہے۔ اور وجادہ یہ ہے کہ حدیث کے شیخ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب حدیث کسی شخص کو مل جائے اور وہ پہچان لے کہ یہ کتاب انہیں کی لکھی ہوئی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک صاحب کتاب سے باقاعدہ اجازت روایت حاصل نہ کی ہو صرف کتاب کے ملنے اور خط کے پہچاننے کی بنا پر "اخبرنی یا حدثنی" کہنا جائز نہیں بلکہ "وجدت بخط فلان" کہے یا اس سے ملتا جلتا کوئی دوسرا جملہ استعمال کرے۔ اجازت دینے والے شیخ کو مجیز اور اجازت پانے والے تلمیذ کو مجاز لہ اور جس کی اجازت دے اسے مجاز بہ کہتے ہیں اور بار اختصار "لہ" اور "بہ" کو حذف بھی کر دیتے ہیں (تدریب الراوی صفحہ ۲۶۷ و ۲۶۸)

صالح۔ جید

حدیث کے مقبول ہونے کے لیے راویوں کا مقبول ہونا ضروری ہے اس لیے ماہر علما جس راوی کو صالح الحدیث یا جید الحدیث یا لاباس بہ کہہ دیں اس کی حدیث مقبول ہوگی۔ صالح اور جید کے الفاظ حدیث صحیح و حسن پر بھی بولے جاتے ہیں (تدریب صفحہ ۱۰۳)

الحافظ۔ الحاکم۔ الحجۃ

باصطلاح محدثین اگر کسی شخص کے احاطۂ علم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لاکھ حدیثیں ہیں تو وہ شخص الحافظ ہے اور تین لاکھ حدیثیں حفظ ہیں تو وہ شخص الحجۃ ہے اور اگر روایت کردہ کل حدیثیں حفظ ہیں ان کے متن بھی سندیں بھی رواۃ کی جرح و تعدیل بھی اور ان کی تاریخ بھی تو وہ شخص الحاکم ہے (حاشیہ خطبہ شرح نخبۃ الفکر)

جامع۔ جوامع۔ سنن۔ مسند۔ معجم۔ مستخرج۔ مستدرک۔ صحاح

حدیث کی کتابوں کی مختلف قسمیں ہیں۔

(۱) جامع وہ کتاب ہے جس میں ہر قسم کی حدیثیں پائی جائیں۔ جیسے صحیح بخاری اور جامع ترمذی وغیرہ کتب

www.alahazratnetwork.org

تفسیر و عقائد۔ فتن احکام و شرائط و مناقب۔ جو آپس کی جمع ہے۔

۲۔ سنن وہ کتاب ہے جس میں بترتیب ابواب فقہ احکام کی حدیثیں درج ہوں جیسے سنن ابوداؤد اور سنن نسائی۔

۳۔ مسند وہ کتاب ہے جس میں صحابہ کرام کی ترتیب کا لحاظ رکھ کر ہر ہر صحابی کی مرویات الگ الگ بیان کی جائیں جیسے مسند امام احمدؒ۔

۴۔ معجم وہ کتاب ہے جس میں اپنے شیوخ کی ترتیب کا لحاظ رکھ کر ان کی مرویات الگ الگ ذکر کی جائیں جیسے معاجم ثلاثہ طبرانی۔

۵۔ مستخرج وہ کتاب ہے جس میں کسی دوسرے شخص کی کتاب حدیث میں درج شدہ حدیثوں کی ایسی زائد سندیں بیان کی جائیں جن میں اس کے مصنف کا ذکر نہ آئے۔ جیسے مستخرج ابوعوانہ۔ یہ صحیح مسلم پر مستخرج ہے۔

۶۔ مستدرک وہ کتاب ہے جس میں کسی دوسری کتاب کی شرط کے موافق حدیثیں بیان کی جائیں جنہیں اس کے مصنف نے بیان نہیں کیا جیسے مستدرک علی الصحیحین للحاکم

۷۔ صحاح وہ کتابیں ہیں جن کے مصنفین نے صرف صحیح حدیثوں کے درج کرنے کا التزام کیا ہو جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم۔

مخرج تخریج سے ماخوذ ہے جس کے معنے اخذ و استنباط کے ہیں (طحطاوی علی المراقی صفحہ ۲۰۱) مخرج سے مراد وہ شخص ہے جس نے اپنے شیوخ سے اخذ کردہ احادیث مع السندات جمع کی ہوں جیسے امام بخاری و امام مسلم (علیہما الرحمۃ والرضوان)

۱۶؎ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں یہ الفاظ کہے تھے۔ ترجمہ یہ ہے "آپ بے سہاروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ ضرورت مندوں کی ضرورت کما کر پوری کرتے ہیں۔ راہ حق میں پیش آنے والی مصیبتوں میں مدد دیتے ہیں" (بخاری شریف صفحہ ۳ ج ۱) اور بعینہٖ یہی الفاظ ابن الدغنۃ نے سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں عرض کیے تھے (بخاری شریف صفحہ ۵۵۲) مترجم غفرلہ

۱۷؎ محافظ کتب حرم حضرت مولانا سید اسماعیل کو اور سابق قاضی مکہ و مفتی حنفیہ حضرت مولانا